نورانیتِ مصطفیٰ ﷺ کا اِنکار کیوں؟

افادات

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز،

5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

۰۴۲-۳۷۱۱۵۷۷۱-۲، ۰۳۲۱-۹۴۰۷۶۹۹

عقیدہ نورانیت رسول ﷺ کا نورانی بیان

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز، کیسٹ اینڈ سی ڈی سنٹر
5-6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور
042-37115771-2, 0315/0321-9407699

نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ

''بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب''

(پارہ ۶، سورۃ لمائدہ آیت نمبر ۱۵)

حدیث نور کا ترجمہ:

امام عبدالرزاق صحیح سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں ''مجھے حضرت معمر نے اور ان سے ابن منکدر نے اور انہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا'' میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے کونسی شے پیدا کی؟ تو آپ نے ارشاد نے فرمایا'' اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے، اللہ نے اسے پیدا فرما کر اس میں سے ہر خیر پیدا کی اور اس کے بعد ہر شے پیدا کی۔

(مصنف عبدالرزاق)

آپ کے وجود اطہر کا سایہ نہ تھا:

امام عبدالرزاق صحیح سند کے ساتھ فرماتے ہیں'' مجھے ابن جریج نے انہیں امام نافع نے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا سایہ مبارک نہ تھا جب آپ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے تو آپ کے نور کی روشنی کا شمس پر غلبہ ہوتا، اس طرح اگر کسی چراغ کے سامنے قیام ہوتا تو آپ کے نور کی روشنی کا چراغ پر غلبہ ہوتا۔

حدیث شریف:

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِىْ۔

''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا'' اللہ تعالیٰ نے ہر مخلوق سے پہلے اپنے نور سے اپنے پیارے محبوب آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا اور انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے آپ کو لباس بشریت پہنا کر تمام نبیوں کے آخر میں آپ کا ظہور

فرمایا۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقت کے اعتبار سے نور ہیں اور ہماری رہنمائی کیلئے بشری لباس پہن کر اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ بے مثل بشر ہیں، پوری کائنات میں نہ کوئی آپ کی مثل تھا نہ ہے نہ ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام عَلٰى اَفْضَلِ الْاَنْبِيَاءِ وَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلٰى اٰلِه وَ صَحْبِه اَجْمَعِيْنَ

اَمَّا بَعْد:

فَاَعُوْذُ بِاللّٰه مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتَابٌ مُّبِيْنٌO

(پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۱۵)

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاO

(پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۵۶)

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

وَ عَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا سَيِّدِىْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

مَوْلَاىَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِىْ مَحَاسِنِه

فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُبِہٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ

اَللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی جَلَّ جَلَالُہٗ وَ عَمَّ نَوَالُہٗ وَ اَتَمَّ بُرْھَانُہٗ وَاَعْظَمَ شَانُہٗ کی حمد وثناء اور حضور سرور کائنات، مفخر موجودات، زینت بزم کائنات، دستگیر جہاں، غمگسارِ زماں، سیدِ سروراں، احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار گوہر بار میں ہدیۂ درود وسلام عرض کرنے کے بعد

محترم سامعین! آج کی گفتگو کا موضوع ''اہلسنت کا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں عقیدۂ بشریت ونورانیت'' ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سب سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تخلیق فرمایا اور آپ بشری صورت میں مخلوق کی ہدایت کیلئے تشریف لائے۔

اس موضوع میں بنیادی گفتگو یہ ہے کہ نبی اکرم، نورِ مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل بشریت میں کسی کا اختلاف نہیں، کیونکہ قرآن مجید برہان رشید کی متعدد آیات سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ لہٰذا بنیادی اختلاف آپ کی نورانیت کے متعلق ہے، ہم اہلسنت و جماعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل بشریت کے ساتھ ساتھ بے مثل نورانیت کا بھی عقیدہ رکھتے ہیں اور وہ لوگ جن کو ہمارے ساتھ اس مسئلہ میں اختلاف ہے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کا انکار کرتے ہیں۔

اصولی طور پر بحث کا قانون یہ ہے کہ جس نسبت میں اختلاف ہو، اس نسبت کے مدعی کیلئے اپنے دعوے پر دلیل پیش کرنا ضروری ہے اور منکر کیلئے اپنے انکار پر دلیل ضروری ہے، کیونکہ بشریت ایک اتفاقی مسئلہ ہے، اس پر کسی فریق کو اختلاف نہیں اگرچہ اس موضوع پر بھی ان کا موقف انتہائی متضاد ہے کیونکہ فریق مخالف تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے بھائی جتنا مقام ومرتبہ

دیتا ہے، گاؤں کے چوہدری کی طرح خیال کرتا ہے، عام بشروں کی طرح مر کر مٹی میں مل جانے کا عقیدہ رکھتا ہے۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل اور نبیوں کا عقیدہ رکھتا ہے لہٰذا بشریت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت کرنے کیلئے ہمارے مخالفین کو کوئی دلیل پیش نہیں کرنی چاہئے۔ اختلاف تو نورانیت کے موضوع پر ہے۔ ہم آپ کو بے مثل نوری مخلوق بھی مانتے ہیں اور وہ فقط عام سی بشریت مانتے ہیں۔ اصولی طور پر ہمارے ذمہ نبی اکرم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کے دلائل پیش کرنا ہیں اور ان کے ذمہ آپ کے نور نہ ہونے کے دلائل پیش کرنا ہے۔

کیونکہ مخالفین اہلسنت و جماعت کے پاس اس مؤقف کے ردّ میں کوئی دلیل ہی نہیں لہٰذا وہ خلط مبحث کرتے ہوئے ہمارے مؤقف کو غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں اور جو چیز (بشریت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) اتفاقی ہے اس کے دلائل دینا شروع کر دیتے ہیں۔ قرآن مجید فرقان حمید کی بشریت والی آیات اس انداز سے پڑھنا اور تشریح کرنا شروع کر دیتے ہیں جیسے کہ ہم ان آیات کے منکر ہیں۔ وہ آیات تو تب پڑھی جائیں، دلیل میں پیش کی جائیں جبکہ ہم نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل بشریت کے منکر ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل بشریت میں کسی کو اختلاف نہیں۔ لہٰذا انہیں چاہئے کہ وہ کوئی ایسی آیت یا حدیث پیش کریں جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہو کہ ہم نے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور بنا کے نہیں بھیجا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ میں نور نہیں ہوں یا صحابہ نے ہی سرکار کے بارے میں فرمایا ہو کہ آپ نور نہیں تھے۔ اس قسم کے دلائل ان کے دعویٰ کو ثابت کر سکتے ہیں یا ان کے انکار کی دلیل بن سکتے ہیں۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ قرآن مجید فرقان حمید میں کوئی ایسی آیت موجود نہیں کہ جس میں کہا گیا ہو کہ

مَا اَرْسَلْنٰکَ نُوْرًا...... ہم نے آپ کو نور بنا کے نہیں بھیجا۔

کوئی ایسی حدیث شریف موجود نہیں ہے جس میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہو کہ:

لَسْتُ بِنُوْرٍ...... میں نور نہیں ہوں۔

اور نہ ہی کسی صحابہ کا کوئی ایسا اثر موجود ہے جس میں اس صحابی کا یہ عقیدہ ہو کہ ما کان نَبِیُّنَا نُوْرًا...... ہمارے نبی نور نہیں تھے۔

چونکہ اصولی طور پر ان کے پاس اپنے مؤقف کو ثابت کرنے کیلئے کوئی دلیل موجود ہی نہیں لہٰذا وہ بحث کو غلط رنگ دیتے ہوئے بشریت کی آیات پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس موضوع پر جب بھی کسی سے گفتگو ہو تو اصولی طور پر واضح کر لیں اور جب وہ دلیل پیش کریں تو ان کی غلطی کو فوراً پکڑیں کہ جس بات میں ہے ہی اتفاق رائے اس پر دلیل پیش نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ بے مثل بشریت ہمارا قطعی عقیدہ ہے، لہٰذا اس پر دلیل پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

پختہ طور پر اس مؤقف کو ذہن نشین کر لیں کہ ہمارے ذمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانیت پر دلیل دینا ہے جو کہ ہم پیش کریں گے۔

اور منکرین کے ذمہ نور نہ ہونے پر، عدم نورانیت پر دلیل دینا ہے۔ ہمارا مؤقف بالکل واضح ہے اور قرآن، حدیث اور آثار صحابہ سے ثابت ہے لیکن کوئی ایسی آیت، کوئی ایسی حدیث، کوئی ایسا اثر، کسی صحابہ کا قول پورے ذخیرۂ آثار میں نہیں ملتا کہ جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کی نفی ہو۔ ہمارا یہ اصولی مؤقف بحث ومباحثہ، مناظرہ کے اصولوں کے مطابق ہے۔

اب میں قرآن مجید فرقان حمید، احادیث اور آثار صحابہ سے اپنے مؤقف کے حق میں انتہائی اختصار سے دلائل پیش کرتا ہوں۔

قرآن مجید فرقان حمید سے دلیل:

جہاں تک قرآن مجید فرقان حمید سے دلیل پیش کرنا ہے تو نبی اکرم، شفیع معظم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان پیش کرتا ہوں:

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝

(پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۱۵)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آیا اور ایک روشن کتاب (قرآن مجید)۔

امام المفسرین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

قَدْ جَآءَ كُم مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ يعنى مُحَمَّد صلى الله عليه وسلم

(تفسیر ابن عباس ص ۷۲)

اس آیت میں نور سے مراد جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات ہے۔ مفسرین کرام، محدثین کرام، علماء عظام کی کثیر تعداد نے اس آیت کریمہ میں لفظ ''نور'' سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو لیا ہے۔

چند حوالہ جات:

(۱) تفسیر کبیر جلد ۳، ص ۳۹۵	(۲) تفسیر روح البیان جلد ۸، ص ۳۷۰
(۳) تفسیر روح المعانی جلد ۶، ص ۹۷	(۴) تفسیر خازن جلد ۱، ص ۴۴۷
(۵) تفسیر ابن جریر جلد ۶، ص ۹۲	(۶) تفسیر مظہری جلد ۳، ص ۶۷
(۷) تفسیر بیضاوی ص ۹۷	(۸) تفسیر مدارک جلد ۱، ص ۲۰۶
(۹) تفسیر معالم التنزیل جلد ۳، ص ۲۳)	(۱۰) تفسیر صاوی جلد ۱، ص ۲۵۸
(۱۱) تفسیر حسینی جلد ۱، ص ۱۴۰	(۱۲) تفسیر ابی سعود جلد ۴، ص ۳۶
(۱۳) تفسیر سراج المنیر ص ۳۶	(۱۴) تفسیر ثنائی مائدہ ص ۱۱
(۱۵) تفسیر تبویب القرآن ص ۱۴۹	(۱۶) تفسیر محمدی جلد ۲، ص ۲۳
(۱۷) تفسیر قاسمی جلد ۶، ص ۱۹۲۱	(۱۸) تفسیر جلالین ص ۹۷۶

(۱۹) کتاب الشفاء جلد ۱، ص ۱۷	(۲۰) شرح شفاء علی قاری جلد ۱، ص ۵۰۵
(۲۱) شرح شفاء خفاجی جلد ۲، ص ۴۴۸	(۲۲) موضوعات کبیر ص ۱۰۳
(۲۳) جواہر البحار جلد ۱، ص ۱۳	(۲۴) الحدیقۃ الندیہ جلد ۱، ص ۵۴
(۲۵) مدارج النبوت جلد ۱، ص ۶۳ جلد ۲، ص ۶۱۳	(۲۶) ترجمان القرآن بھوپالی جلد ۱ ص ۸۵۷
(۲۷) تفسیر عثمانی ص ۱۴۶	(۲۸) تفسیر معارف القرآن کاندھلوی جلد ۴، ص ۴۲
(۲۹) امداد السلوک ص ۸۵	(۳۰) رحمتہ للعالمین جلد ۳، ص ۱۹۳
(۳۱) شرح اسماء الحسنٰی ص ۱۵۱	(۳۲) اشرف الواعظ ص ۱۴۸

منکرین کے بہت سے اکابرین نے بھی اس آیت کریمہ میں نور سے مراد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو لیا ہے۔ یہاں تک کہ اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اسی آیت کو موضوع سخن بناتے ہوئے بار بار یہ ثابت کیا ہے اور معترضین کے اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں اور نور سے مراد نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی الیہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو ہی لیا ہے۔

قرآن مجید، برہان رشید سے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہونا ثابت ہوا۔ یہ ہمارے دعوے کی دلیل ہے، اب مخالفین کو چاہئے کہ وہ صحیح تو کیا ایسی ضعیف حدیث ہی پیش کریں جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کی نفی ہو۔ پھر سے کہوں گا کہ بشریت کی آیات پیش نہیں کرنے دی جائیں گی، کیونکہ وہ آیات، احادیث، آثار ہمارے خلاف نہیں، بشریت ہمارے نزدیک ایک قطعی عقیدہ ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔

کیا بشریت اور نورانیت جمع نہیں ہو سکتیں

محترم سامعین! بشریت ایک ثابت چیز ہے اس کا انکار کوئی نہیں کرتا۔ بشریت ایسی چیز

نہیں جو نورانیت کے ساتھ جمع نہ ہوسکے۔

ہم بشر ہیں لیکن نور نہیں ہیں لیکن کچھ بشر ایسے ہوتے ہیں جو نور بھی ہوتے ہیں کیونکہ بشر کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ بشر وہ ہے جو مٹی کا بنا ہو۔

بشر عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے ظاہر الجلد۔ جس کی ظاہر جلد نظر آئے، اسے بشر کہا جاتا ہے خواہ اس کی حقیقت کچھ بھی ہو، اسی لئے قرآن مجید فرقان حمید میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بشر کہا گیا ہے حالانکہ وہ نور ہیں۔

فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَراً سَوِيّاًo

(پارہ ۱۶، سورۃ مریم، آیت ۱۷)

تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا، وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام کے پاس بشر کی صورت میں ظاہر ہوئے حالانکہ سب کے نزدیک، بالاتفاق، حضرت جبرائیل امیں نور ہیں، اس کے باوجود ان کو بشر کہا گیا۔

محترم سامعین! نورانیت اور بشریت، آگ اور پانی کی طرح دو متضاد (Opposite) چیزیں نہیں ہیں کہ ایک جگہ جمع نہ ہوسکیں۔

بشر کا مطلب صرف ظاہر الجلد ہوتا ہے۔ خواہ اس کی حقیقت نور ہو، خواہ مٹی ہو۔ ایک مقام ہے کہ حقیقت مٹی ہے اور ظاہر الجلد ہونے کی وجہ سے بشر ہے۔

اور ایک وہ مقام ہے کہ حقیقت نور ہے اور ظاہر الجلد ہونے کی وجہ سے اس پر بھی بشر کا اطلاق کیا گیا، جس طرح قرآن مجید نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بشر بھی کہا حالانکہ ان کی حقیقت نور ہے، ایسے ہی سید عالم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر بھی کہا گیا حالانکہ آپ کی حقیقت نور ہے، اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سے افضل و اعلیٰ ہے جیسا کہ معراج کے واقعہ سے ظاہر ہے۔

معراج کی رات حضرت جبرائیل امیں نور ہونے کے باوجود سدرۃ المنتہیٰ سے آگے نہ گئے کہ کہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے جلوؤں سے جل نہ جائیں لیکن آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت ایسی قوی اور مضبوط نورانیت ہے کہ آپ اس مقام سے بھی آگے گزر گئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے انوار وتجلیات کا مشاہدہ فرمایا۔

کیا عبد نور نہیں ہوسکتا؟

لفظ عبد سے بھی کچھ لوگ مغالطے ڈالتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جب اللہ تبارک تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر لفظ عبد کا اطلاق کیا ہے اور عبد کا معنی بندہ ہوتا ہے۔ لہٰذا آپ عبد ہیں نور نہیں جس طرح کہ ہم عبد ہیں اور نور نہیں۔

بلاشبہ نبی اکرم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عبد ہیں اور یہ سراسر مغالطہ ہے کہ عبد نور کا نہیں ہوتا کیونکہ عربی زبان کی کسی لغت میں عبد کی تعریف یہ نہیں کی گئی کہ عبد وہی ہوسکتا ہے جو مٹی کا ہو۔ عربی زبان میں عبد کا اطلاق عام ہے۔ عبد مٹی کا بندہ بھی ہوسکتا ہے اور نوری مخلوق کو بھی کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید برہان رشید میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ۔

(پارہ ۱۷، الانبیاء آیت نمبر ۲۶)

اور بولے رحمٰن نے بیٹا اختیار کیا، پاک ہے وہ بلکہ بندے ہیں عزت والے فرشتوں پر عباد کا اطلاق کیا گیا، عباد عبد کی جمع ہے۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے عبد کہا حالانکہ فرشتے مٹی کے نہیں بلکہ نوری مخلوق ہیں۔ لہٰذا نوری مخلوق کو بھی عبد کہا جاتا ہے۔ لفظ عبد سے کسی کے نور کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ کچھ عبد مٹی کے ہیں اور کچھ عبد نوری ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اپنی نوری مخلوق کو عبد فرمایا ہے۔

المختصر سید عالم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بے مثل عبد بھی ہیں اور نور بھی ہیں۔

لفظ مِثْلُکُمْ کی وضاحت:

بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کا اطلاق اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا ہے یا خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں کیا ہے۔

یا مشرکین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اور پہلے زمانے کے مشرکین نے انبیاء کرام کے بارے میں استعمال کیا۔

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔

(پارہ ۱۶، سورۃ الکہف، آیت ۱۱۰)

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔

مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ۔

(پارہ ۱۸، سورہ المومنون آیت ۲۴)

یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی

مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یَاْکُلُ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ مِنْهُ وَیَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ۔

(پارہ ۱۸، سورۃ المومنون آیت ۳۳)

یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی جو تم کھاتے ہو اسی میں سے کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے پیتا ہے۔

قَالُوْآ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۔

(پارہ ۱۳، سورۃ ابراہیم، آیت ۱۰)

بولے تم تو ہم جیسے آدمی ہو۔

جہاں تک لفظ مثل کا آجانا ہے تو وہ من وجہ مثلیت بیان کرنا مقصود تھا۔ اس سے خالق کائنات کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ اُمتی ہر لحہ، ہر تقریر اور درس میں یہ نعرے لگاتا رہے کہ وہ ہماری مثل ہیں، ہم ان کی مثل ہیں۔ لہٰذا ہم میں اور ان میں کوئی فرق نہیں (معاذ اللہ) ان کے بھی دو

ہاتھ......اس قسم کی پوری گردان ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو لفظ مثل ارشاد فرمایا تو اس لئے اے لوگو! خالق نہ ہونے میں میرے انبیاء کرام تمہاری مثل ہیں جیسے تم خالق نہیں ایسے ہی وہ بھی خالق نہیں بلکہ میری مخلوق ہیں۔

من وجہ مثلیت بیان کرنے کا مقصود یہ تھا کہ کوئی آپ کو اللہ کا بیٹا نہ کہے، کوئی آپ کو اللہ کی جزو نہ کہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خالق نہیں ہیں، بلکہ مخلوق ہیں۔

اسی مذکورہ بالا پہلی آیت کو ملاحظہ فرمائیں۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ

(پارہ ۱۶، سورۃ الکہف، آیت ۱۱۰)

تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں۔

مجھے وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

اس قسم کے ارشادات سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کرام کی توہین اور ان کو اپنے جیسا عام بشر قرار دینے کا کوئی پہلو نہیں نکلتا۔

میں واشگاف الفاظ میں کہتا ہوں کہ اگر اس قسم کے الفاظ کو نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وشان کو ہلکا کرنے کیلئے استعمال کیا جائے تو یہ سراسر گستاخی و بے ادبی میں شمار ہو گا۔

تم کہتے ہو کہ کئی بار یہ لفظ مثل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کرام کیلئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے استعمال فرماتا ہے تو پھر ہمیں مثل استعمال کرنے میں کیا حرج ہے؟ میں ان حضرات کی توجہ ایک اور آیت کی طرف بھی مبذول کرتا ہوں۔ قرآن مجید، برہان رشید میں یہ لفظ مثل وہاں بھی استعمال ہوا ہے کہ اس کو بھی اپنے بارے میں ضرور استعمال کیا کریں۔

وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُم۔

(پارہ ۷، سورہ الانعام، آیت ۳۸)

اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا (چوپایہ) اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں پر اڑتا ہے مگر تم جیسی امتیں ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہاں بھی لفظ مثل استعمال فرمایا ہے۔ زمین میں جو بھی چوپایہ ہے وہ تمہاری مثل ہے اور تم اس کی مثل ہو۔ جو بھی پرندہ ہے وہ تمہاری مثل ہے اور تم اس کی مثل ہو۔

محترم سامعین! غور طلب بات ہے کہ چوپائیوں میں کتا بھی ہے اور خنزیر بھی ہے اور اس قسم کے دوسرے خبیث جانور بھی ہیں۔ پرندوں میں کوا بھی ہے۔

یہاں بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے لفظ مثل استعمال فرمایا ہے۔ لہٰذا اب ان لوگوں کو چاہئے کہ قرآن مجید کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے روزانہ تقریر میں، اپنے درس وتدریس میں، اپنی تحریروں میں بار بار لکھیں کہ ہم ان کی مثل ہیں۔

وضاحت کرتے ہوئے یہ بھی کہا کریں کہ ہم کتے کی مثل ہیں، خنزیر کی مثل ہیں، کوے کی مثل ہیں لیکن آج تک اس طرح کی مثلیث کے بارے میں تحریری یا تقریری طور پر اقرار نہیں کیا، اعلان نہیں کیا۔

جیسے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ ہم حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جیسے ہیں۔ وہ ہماری مثل تھے۔ اسی طرح یہ بھی کہا کریں کہ ہم کتے جیسے ہیں، خنزیر جیسے ہیں، کوے جیسے ہیں کیونکہ قرآن مجید کا وہی لفظ مثل اس مقام پر بھی استعمال ہوا ہے کہ وہ تمہاری مثل ہیں۔

محترم سامعین! لمحہ فکر یہ ہے کہ وہ جو عظیم ہیں، مقام ومرتبہ میں بلند وبالا، ارفع واعلیٰ ہیں۔ ادھر تو ہاتھ بڑھانے کی سرتوڑ کوشش کرتے ہیں، جو گھٹیا مقام ومرتبہ والا ہے اس کے لئے استعمال نہیں کرتے کیونکہ اگر استعمال کریں تو ان کی اپنی توہین ہوتی ہے۔

جس انداز میں یہ لفظ مثل کو استعمال کرتے ہیں اس سے یہ نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کے ہم پایہ بننے کی کوشش کرتے ہیں،

ان کی برابری کی کوشش کرتے ہیں۔

لہٰذا اب ان لوگوں کو چاہئے قرآن مجید فرقان حمید کی دوسری آیت پر بھی عمل کریں۔ ادھر بھی ہاتھ بڑھائیں لیکن اس آیت پر عمل نہیں کرتے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ جب یہ اپنے سے نیچی مخلوق کی مثل بننا پسند نہیں کرتے تو نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اپنے مثل ہونے کا دعویٰ کر کے آپ کے مقام و مرتبہ کو کم کر کے نیچے لانے کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟

یہ اپنے مقام سے اوپر کیوں بڑھتے ہیں؟

اللہ تبارک وتعالیٰ نے تو حضور نبی اکرم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ وہ فضیلتیں عطا فرمائی ہیں کہ انبیاء اور رسل میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کی گئیں۔

المختصر نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو لفظ مثل استعمال ہوا ہے وہ من کل وجوہ مثلیت نہیں ہے۔ اسی طرح یہاں جو یہ کہا گیا ہے کہ تم جانوروں کی مثل ہو، یہ مثلیت بھی من کل وجوہ مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ ان جانوروں کا خالق بھی اللہ ہے اور تمہارا خالق بھی اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔

تم مخلوق ہونے میں کتے کی طرح ہو، خنزیر کی طرح ہو، کوے کی طرح ہو، لہٰذا پھر بھی عمومی طور پر کوئی بغیر تاویل کے اس کا اطلاق اپنے بارے میں استعمال کرنا پسند نہیں کرتا کہ میں فلاں جانور کی مثل ہوں۔

جب یہ لفظ خود اپنے لئے استعمال کرنا توہین سمجھا جاتا ہے تو اس اسلوب میں یہ لفظ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے جس سے آپ کی توہین اور تحقیر کا پہلو نکلتا ہو۔

اب چند احادیث ملاحظہ ہوں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو فرمایا:

۱۔ اَیُّکُمْ مِثْلِی۔ تم میں میری مثل کون ہے؟

(صحیح بخاری شریف جلد ۱، ص ۲۴۶، مطبوعہ مصر)

۲۔لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ۔ میں تمہارے کسی آدمی کی مانند نہیں۔

(صحیح بخاری شریف جلد ۱، ص ۲۴۶)

۳۔اِنِّی لَسْتُ مِثْلَکُمْ۔ میں تمہاری مثل یا مانند نہیں ہوں۔

(صحیح بخاری شریف جلد ۱، ص ۳۶۳)

۴۔اِنِّی لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ۔ میں تمہاری صورت وشکل وہیت کی مانند نہیں ہوں۔

(صحیح بخاری شریف جلد ۱، ص ۲۴۷)

ان تمام احادیث میں اپنی مثل قرار دینے والوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

احادیث نبویہ سے نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت

۱۔حضرت امام عبدالرزاق اپنی کتاب ''مصنف عبدالرزاق'' میں اپنی سند کے ساتھ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کیا:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِی! اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ قَالَ یَا جَابِرُ اِنَّ اللّٰہ تَعَالیٰ قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْیَاءِ نُوْرَ نَبِیِّکَ مِنْ نُوْرِہٖ۔ الخ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے خبر دیں کہ وہ پہلی چیز کون سی ہے جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے پیدا فرمایا؟ سید دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اے جابر! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی مکرم علیہ السلام کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔

امام عبدالرزاق صاحب ''مصنف'' اس حدیث کے مخرج ہیں جو سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید، امام احمد کے استاد گرامی منزلت اور امام بخاری ومسلم جیسے محدثین کے استاذ

الاساتذہ ہیں۔

ہر زمانہ میں ان کی ذات گرامی نقد و نظر سے بالاتر رہی۔ اکابر آئمہ دین، یگانہ روزگار محدثین و محققین ان کی فضیلت و تبحر علمی کے قائل رہے۔ چنانچہ محدثین کے پیشوا اور سرتاج امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ان کی جلالت شان کے متعلق فرماتے ہیں:

قَالَ اَحْمَدُ بِنْ صَالِحُ الْمِصْرِی قُلْتُ لِاَحْمَدَ بِنْ حَنْبَل۔
اَرَأَیتَ اَحَدًا اَحْسَنَ حَدِیْثٍ مِنْ عَبْدِ الرَّزَاقِ قَالَ لا

(تہذیب التہذیب ۶/۳۱۱)

احمد بن صالح مصری کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے حدیث پاک کے سلسلہ میں کوئی شخص امام عبد الرزاق سے بہتر دیکھا ہے؟ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "میں نے ان سے بہتر کسی کو نہیں دیکھا"

اس حدیث کو امام عبد الرزاق نے اپنی سند سے مرفوعاً بیان فرمایا ہے:

اور ان سے اجلہ آئمہ دین اور جلیل الشان محدثین نے اپنی اپنی مستند کتابوں میں اس حدیث کو نمایاں مقام پر رکھا، اس پر اعتماد کیا اور اس سے کئی ایک مسائل کا استنباط کیا۔

چنانچہ اس حدیث کو

۱۔ امام بیہقی نے .... دلائل النبوت میں

۲۔ امام احمد قسطلانی شارح بخاری نے ...... مواہب اللدنیہ میں
(جلد ۱، ص ۳۴)

۳۔ امام ابن حجر مکی نے ...... افضل القریٰ میں

۴۔ علامہ دیار بکری نے ..... تاریخ خمیس میں (جلد ۱، ص ۲۰)

۵۔ علامہ زرقانی نے ...... زرقانی میں (جلد ۱، ص ۴۷)

۶۔ علامہ فاسی مصری نے ...... مطالع المسرات میں (ص ۲۱۰)

۷۔حافظ حلبی نے......سیرت حلبیہ میں (جلد ا، ص ۳۱)

۸۔ملا علی قاری نے......میلاد نامہ میں

۹۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے......مدارج النبوت میں (ص ۳۶۰)

۱۰۔علامہ یوسف نبہانی نے......انوار محمدیہ میں (۲۶)

اور دیگر بہت سے علماء کرام اور آئمہ حدیث نے اس حدیث کو بغیر کسی نقد و نظر اور جرح کے نقل فرمایا ہے۔

ملت بیضا کے ان مقتدر اکابرین اور رفیع الشان محدثین کا اس حدیث کو قبول کرنا اور اپنی مستند کتابوں میں تحریر کرنا اس حدیث کی صحت کی واضح اور قوی دلیل ہے۔

ع ...... مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

لطف کی بات یہ ہے کہ جماعت دیوبند کے حکیم الامت نے اپنی کتاب "نشر الطیب" (جس کے تعارف میں آپ نے فرمایا ہے کہ "اس کتاب میں صحیح روایات جمع کرنے کا التزام کیا گیا ہے) کا آغاز بھی اسی حدیث جاں نواز سے کیا ہے۔

پہلی فصل:

"نور محمدی کے بیان میں" اس عنوان کے نیچے امام عبدالرزاق کی یہی حدیث صحیح نقل کر کے تبصرہ کرتے ہیں۔

"اس حدیث سے "نور محمدی" کا اول الخلق ہونا باولیت حقیقیہ ثابت ہوا"

محترم سامعین! اس حدیث صحیح جلیل میں ہے کہ تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا، تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بے مثل ذات سے کوئی جزو علیحدہ کر کے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بنا دیا گیا۔

خالق کائنات جزو سے پاک ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز ہرگز اللہ تبارک وتعالیٰ کی جزو نہیں ہیں، اللہ کا کوئی حصہ نہیں ہیں، خالق کائنات کی بے مثل ذات کا معاذ اللہ کوئی ٹکڑا نہیں

ہیں۔

نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے جو لفظ من استعمال ہوا ہے وہ من تبعیضیہ نہیں ہے بلکہ من بیانیہ یا ابتدائیہ (ابتداء غایت کیلئے) ہے۔

جس طرح کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ۔ (سورہ ص آیت:۷۲)

میں نے حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں اپنی طرف کی روح پھونکی

مِنْ رُّوْحِيْ...... اپنی روح سے

یہاں بھی من روحی میں من کا استعمال ہے اور جن کے بارے میں استعمال کیا گیا ہے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا جزو نہیں ہے، اللہ کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی طرف اپنی اضافت ان کی شرافت واضح کرنے کے لئے کی کہ میرے ارادہ کا ان کے ساتھ جو تعلق ہوا ہے، درمیان میں کوئی اور واسطہ نہیں تھا۔

نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور من نور اللہ میں من تبعیضیہ ہرگز نہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ساتھ ان کے بلا واسطہ تعلق کو بیان کرتا ہے۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیلئے قرآن مجید میں ہے:

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ۔

(پارہ ۶، رکوع ۳، سورۃ النساء، آیت ۱۷۱)

پچھلے سال شارجہ میں (جامع مسجد سفیان ثوری میں) میرا مناظرہ ہوا تھا۔ ان کے ساتھ مناظرہ تو اور موضوع پر تھا لیکن جب وہ شکست کھا گئے تو انہوں نے (نور من نور اللہ) کی بحث شروع کردی کہ اس طرح تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا جزو ہونا لازم آتا ہے۔

ان کے اعتراض کے جواب میں، میں نے انہیں آیات سے استدلال کیا اور وہ

لاجواب ہو گئے۔ مزید برآں نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت تو ایسی حقیقت ہے کہ جس کو عقل وخرد کے ترازو میں تولا ہی نہیں جاسکتا بلکہ اس کے سامنے سر تسلیم خم کر لینے میں ہی عافیت ہے۔

خالق کائنات نے آپ کی جو حقیقت بنائی کیا اس کو عقل وخرد کے ترازو میں تولا جاسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ آپ کی بے مثل بشریت ونورانیت کو ہر لحظہ تسلیم کرتا رہے۔

اسی طرح سورۃ جاثیہ میں خالق کائنات نے فرمایا جمیعا منہ

(آیت ۱۳)

یہاں بھی من بیانیہ کا ہے ورنہ ثابت ہوگا کہ سب چیزیں اللہ کی جزو ہیں۔

من نورہ میں اضافت بیانیہ ہے اور تشریف وتفخیم اور تعظیم وتکریم کیلئے ہے۔

جیسے بَیْتُ اللّٰہِ نَاقَۃُ اللّٰہ اور رُوْحُ اللّٰہ میں اضافت عزت وشرافت کیلئے ہے۔

الغرض من نورہ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی واسطہ کے تخلیق عالم سے اول نور محمدی کو پیدا فرمایا اور اسی بلاتوسط غیر کو من نورہ سے تعبیر فرمایا گیا۔

آثار صحابہ سے نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اثبات

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس عقیدے کا اظہار سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جابجا کرتے رہے۔ امام ترمذی نے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل اکٹھے کئے ہیں اس میں اور دوسری کتب احادیث میں متعدد ایسے آثار ہیں جن میں انہوں نے نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کو بیان کیا۔

حضرت ہند بن ابی ہالہ سے روایت ہے:

یَتَلَالَؤُ وَجْھُہٗ تَلَالُؤَ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ۔

(ترمذی شریف، شمائل ترمذی، ص۲)

آپ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِىْ فِىْ وَجْهِهٖ۔

(مشکوۃ باب اسماء النبی ﷺ دوسری فصل، ص ۵۱۸)

گویا سورج آپ کے چہرے میں چمکتا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

اِذَا تَكَلَّمَ رُءِىَ كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ۔

(مشکوۃ باب اسماء النبی ﷺ تیسری فصل، شمائل ترمذی، ص۲)

جب آپ گفتگو فرماتے تھے تو ان سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور تلوار کی طرح کا تھا۔

قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَ الْقَمَرِ۔

(مشکوۃ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۵۱۵)

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''نہیں'' بلکہ چاند کی مثل تھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت تبسم میں نور افشانی کا منظر ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں:

اِذَا ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَا لَاءُ فِى الْجُدُرِ

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتے تو آپ کے نور سے دیواریں جگمگا اٹھتیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ:

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ

اللَّوْنِ کَانَّ عَرَقَہُ اللُّوْلُوءُ

(مشکوۃ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفاتہ، پہلی فصل، ص ۵۱۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چمک دار رنگ والے تھے اور پسینہ مبارک موتیوں جیسا ہوتا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(رواہ شمائل ترمذی، ص ۱۱ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح، مشکوۃ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسری فصل)

میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ جیسا شخص نہیں دیکھا۔

حضرت رُبَیع بنت مُعَوِّذ بن عفراء رضی اللہ عنہما:

ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کا بیان ہے کہ میں حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ ہمارے لئے بیان فرمایئے۔

آپ نے فرمایا:

یَابُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَہٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً

(مشکوۃ باب اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم دوسری فصل، ص ۵۱۷)

اے بیٹے! اگر تم انہیں دیکھتے تو گویا طلوع ہوتا ہوا سورج دیکھ لیا۔

چند حوالہ جات:

آپ کے نور مبارک کے پشت در پشت منتقل ہونے کی بہت سی روایات ہیں۔ حضرت عبدالمطلب کا مشہور ابرہہ کے ہاتھی کا واقعہ آپ یقیناً جانتے ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت عبداللہ کی

پیشانی میں نور ظاہر ہونے اور پیدائش کے وقت نور کی جلوہ فرمائی کی کثیر روایات ہیں۔

۞ آپ کی نور کے اضافہ کیلئے دعا کی صحیح احادیث ہیں۔

۞ آپ کے سایہ نہ ہونے کی روایات ہیں۔

دیوبندیوں کے قطب عالم رشید احمد گنگوہی لکھا ہے:

بتواتر ثابت شد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نداشتند وظاہر است کہ بجز نور ہمہ اجسام ظل می دارند (امداد السلوک ص ۵۸)

تواتر سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نہ رکھتے تھے اور نور کے سوا تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں۔

محترم سامعین! یہ ایک طویل موضوع ہے اور اس کے بڑے دلائل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو راہ ہدایت دکھائے جو آپ کی نورانیت کے انکاری ہیں۔ قسمت کا معاملہ ہے کہ یہ لوگ اگر ماننے پر آئے تو انہوں نے اپنے مولویوں کو نور مجسم کہہ دیا اور اگر انکار کرنے پر آئے تو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کا انکار کر دیا۔

اب دیکھیں محمود الحسن دیوبندی نے رشید احمد گنگوہی کا مرثیہ لکھا جسے کتب خانہ اعزازیہ دیو بند ضلع سہارنپور نے شائع کیا۔ اس کے صفحہ ۱۱ میں یہ شعر موجود ہے۔

ے چھپائے جامۂ فانوس کیونکر شمع روشن کو
تھی اس نور مجسم کے کفن میں وہ ہی عریانی

یعنی جس وقت رشید احمد گنگوہی کا مردہ جسم پڑا ہوا تھا اور اوپر کفن تھا۔

محمود الحسن دیوبندی نے لکھا کہ:

ع چھپائے جامۂ فانوس کیونکر شمع روشن کو

ہمارے قطب عالم کا جسم ایک شمع روشن ہے اور اوپر کفن جو ہے وہ فانوس ہے۔ فانوس شمع روشن کو کیونکر چھپا سکتا ہے۔

ع تھی اس نور مجسم کے کفن میں وہ ہی عریانی

کہتا ہے کہ ہمارے قطب عالم صاحب نور مجسم ہیں، کفن پہننے کے باوجود ہمیں ننگے ہی نظر آرہے ہیں۔ ان کے جسم میں اتنا نور تھا کہ کفن کا کپڑا پردہ نہیں بن رہا تھا۔

جب ہم نبی اکرم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور مجسم کہیں تو کہتے ہیں کہ نور مجسم نہیں کہنا چاہیے، اب اپنے مولوی کو بھی نور مجسم کہہ رہے ہیں۔

ع تھی اس نور مجسم کے کفن میں وہ ہی عریانی

ہم کہتے ہیں کہ نبی اکرم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور مجسم کہا تو شرک ختم ہو جاتا ہے کیونکہ جب ہم نور مجسم کہتے ہیں تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ وہ نور ہے جو نور مخلوق ہے۔

اللہ جسم سے پاک ہے، اللہ مخلوق ہونے سے پاک ہے۔

لیکن سرکار کا جو نور ہے یہ جسم ہے، نور مخلوق ہے۔

ہم نور مجسم اس لئے کہتے ہیں کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم وہ نور مانتے ہیں جو جسم کے بغیر ہے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

قصیدۂ نور

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا
سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

بارھویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا اک اک ستارا نور کا

ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا
شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کیلئے آیا ہے سورہ نور کا
ک گیسو ہٖ دہن یٰ ابرو آنکھیں ع ص
کھیعص ان کا ہے چہرہ نور کا
یہ جو مہر و ماہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا
بھیک تیرے نام کی ہے اور استعارہ نور کا
تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا
بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا
انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل ہے جملہ نور کا
اس علاقہ سے ہے ان پر نام سچا نور کا
تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
وضع واضع میں تری صورت ہے معنی نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا
اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہو گئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا